Australian Aid

Local Government & Rural Development Department

Health Department Khyber Pakhtunkhwa

accountabilitylab PAKISTAN

جولائی 2021

ماہانہ نیوز بُلیٹن

اشاعت اکاؤنٹیبلیٹی لیب پاکستان

اس ماہ کے ایڈیشن میں؛

- کووڈ-19 کے اعداد و شمار
- کے-پی میں کووڈ-19 ویکسینیشن کے اعداد و شمار
- افواہیں/حقائق
- کووڈ-19 اور صحت سے متعلقہ اپڈیٹس
- عوام کی آواز
- کورونا وائرس سے متعلق اہم خبریں
- پراجیکٹ اپڈیٹس

خیبر پختونخوا میں کووڈ-19 کے اعداد و شمار

تصدیق شدہ کیس	143,213
کل اموات	4,444
کل رکوریز	135,846

خیبر پختونخوا میں جولائی کے مہینے میں ہونے والی ویکسینیشن

1,309,717

ضلع ہری پور میں خواتین رہنماؤں میں کووڈ-19 کے خلاف مدافعت کا قیام۔

اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان نے حال ہی میں آسٹریلین ہائی کمیشن کے ڈائریکٹ ایڈ پروگرام کی مالی معاونت سے "ضلع ہری پور میں خواتین رہنماؤں میں کووڈ-19 کے خلاف مدافعت کا قیام" کے نام سے ایک پراجیکٹ کا آغاز کیا ہے۔ اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان اس پراجیکٹ پر کام خیبر پختونخوا کے محکمہ صحت اور محکمہ دیہی ترقی و مقامی حکومت کے اشتراک سے کر رہا ہے۔ پراجیکٹ کا بنیادی مقصد کرونا وائرس کے حوالے سے پھیلی غلط خبروں، افواہوں اور سازشی نظریات کو بے نقاب کر کے حکومتِ پاکستان اور عالمی ادارہ صحت جیسے اداروں کی مستند اور حقائق پر مبنی معلومات کو سامنے لانا ہے۔ پراجیکٹ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بالخصوص خواتین سے متعلق کرونا وائرس کے حوالے سے حکومتی فیصلوں، عوامی آراء، تحفظات اور تازہ ترین معلومات کو عوام تک پہنچایا جائے۔ اس پراجیکٹ کا حتمی مقصد اپنے علاقوں میں عالمی وباء کے مقابلے کی ذمہ داری لینے والی مقامی حکومت کی نمائندہ خواتین رہنماؤں کی استعداد کار میں اضافہ کرنا ہے۔

یہ اشاعتی مواد آسٹریلین ہائی کمیشن کے ڈائریکٹ ایڈ پروگرام کی مالی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے تمام تر مواد کی ذمہ دار اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان ہے اور ضروری نہیں کہ اس میں دیے گئے تمام مندرجات آسٹریلین ہائی کمیشن کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوں

حقیقت: دیگر امراض کے لیے لگوائی گئی ویکسینز کرونا وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا نہیں کر سکتیں۔

اس وقت دنیا میں بہت سی ویکسینز دستیاب ہیں جو مختلف امراض کے مقابلے میں جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرتی ہیں تاہم ہر ویکسین کسی ایک مخصوص وائرس یا بیماری کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہے۔ محض اس لیے کہ فلو بھی کووِڈ-19 کی علامات میں سے ایک ہے یہ سمجھنا درست نہیں فلُو کے لیے لگائی گئی ویکسین کرونا وائرس کے خلاف بھی کارگر ثابت ہوگی۔ ہر کسی کے بہترین مفاد میں ہے کہ وہ صرف کرونا وائرس کی منظور شدہ ویکسین ہی لگوائے۔

(ذریعہ۔ عالمی ادارہ صحت)

افواہ: ذیابیطس، بلڈ پریشر اور گردوں کے مریضوں کو کرونا وائرس ویکسین نہیں لگوانی چاہیے۔

ذیابیطس، بلڈ پریشر، گردوں کے مسائل اور دیگر ایسی امراض میں مبتلا مریضوں کو فی الفور کرونا وائرس کی ویکسین لگوانی چاہیے۔ ایسے مریضوں کے لیے ویکسین کے ذریعے قوتِ مدافعت حاصل کرنا ضروری ہے کیوں کہ کرونا وائرس لاحق ہونے کے بعد ان کا صحت یاب ہونا مشکل ہے۔ ایسی طبی پیچیدگیوں میں مبتلا افراد کے ویکسین لگوانے سے کسی خطرے کا شکار ہونے کے کوئی شواہد ابھی تک سامنے نہیں آئے۔

(ذریعہ۔ سی ڈی سی)

حقیقت: ایس او پیز پر عملدرآمد سے کرونا وائرس کا پھیلاؤ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کووڈ-19 کے طے شدہ قواعد و ضوابط (ایس او پیز) پر عملدرآمد سے کرونا وائرس کا پھیلاؤ روکنے میں مدد ملتی ہے۔ گھر سے باہر ماسک پہنے رکھنا، دوسروں سے سماجی فاصلہ برقرار رکھنا، بار بار ہاتھ دھوتے رہنا اور دیگر احتیاطی تدابیر پر سختی سے کاربند رہنا اشد ضروری ہے۔ مزید برآں، ایک دفعہ ویکسین لگوانے والے افراد کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ ایس او پیز پر عملدرآمد جاری رکھیں۔

(ذریعہ۔ یونیسیف)

افواہ: چند ویکسینز دیگر کے مقابلے میں زیادہ موثر ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ جیسے کرونا وائرس ویکسین کی نئی اقسام دنیا میں سامنے آ رہی ہیں اور ویکسین لگوانے کے عمل میں تیزی آ رہی ہے، لوگوں میں چند ممالک کی تیار کردہ ویکسینز کے بارے میں تحفظات سامنے آ رہے ہیں جبکہ وہ دیگر ممالک کی ویکسینز کی حمایت کر رہے ہیں۔ تمام ویکسینز کرونا وائرس کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہیں اور جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتی ہیں، فرق صرف ان کے اجزائے ترکیبی اور موثر ہونے کی شرح کا ہے۔

(ذریعہ۔ اے پی نیوز)

حقیقت: ایسے مریض جو کرونا وائرس سے صحت یاب ہوئے ہیں ان کو بھی ویکسین لگوانی چاہیے۔

قطع نظر اس کے کہ کسی کو کرونا وائرس کا مرض لاحق ہوا یا نہیں، ویکسین لگوانا سب کے لیے لازمی ہے۔ ڈاکٹرز اور سائنسدان اس بات پر متفق ہیں کہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ کرونا وائرس لاحق ہونے ملنے سے والی قدرتی قوت مدافعت کتنے عرصے تک برقرار رہتی ہے۔ مزید برآں، کووڈ-19 کی نئی اقسام کے خلاف ابھی تک صرف ویکسین ہی بہترین تحفظ ثابت ہوئی ہے۔

(ذریعہ۔ سی ڈی سی)

افواہ: پاکستان میں ویکسینز کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔

سوشل میڈیا پر یہ افواہیں زیرِ گردش ہیں کہ پاکستان میں ویکسینز کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ اس بات میں صداقت نہیں کیونکہ پاکستان نے حال ہی 6 مختلف ویکسینز کا ذخیرہ درآمد کیا ہے جن میں چین کی تیار کردہ کین سائنو، سائنو فارم اور سائنو ویک، برطانیہ کی تیار کردہ آسٹرازینیکا، جرمنی اور امریکہ کی تیار کردہ فائزر اور امریکہ کی ماڈرنا شامل ہیں۔ پاکستان کے پاس پاک ویک بھی موجود ہے جو مقامی سطح پر تیار کر کے ویکسین مراکز کو پہنچائی جا رہی ہے۔

(ذریعہ۔ این سی او سی)

کووڈ۔19 اور صحت سے متعلقہ اپڈیٹس

کووڈ۔19 ویکسین لگوانے کے بعد سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کیا جائے
آن لائن طریقہ کار

پہلا مرحلہ۔نیشنل امیونائزیشن مینیجمنٹ سسٹم (نمز) کی ویب سائٹ پر جائیں

https://nims.nadra.gov.pk

دوسرا مرحلہ۔ہوم پیج پر موجود کرونا وائرس سرٹیفکیٹ کا بٹن دبائیں
تیسرا مرحلہ۔اپنا قومی شناختی کارڈ نمبر / افغان پی او آر نمبر اور تاریخ اجرا درج کریں
چوتھا مرحلہ۔اضافی معلومات فراہم کریں جس میں پاسپورٹ / قومی شناختی کارڈ / افغان پی او آر پر تصدیق شدہ نام، پاسپورٹ نمبر اور شہریت کی تفصیلات شامل ہیں
پانچواں مرحلہ۔آن لائن ادائیگی اور شرائط وضوابط قبول کریں
چھٹا مرحلہ۔ادائیگی کے مرحلے پر اپنے ڈیبٹ / کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات درج کریں
ساتواں مرحلہ۔ادائیگی کی رسید پرنٹ کریں اور جاری رکھیں
آٹھواں مرحلہ۔سرٹیفکیٹ پر درج معلومات کا جائزہ لیں اور ڈاؤن لوڈ کا بٹن دبائیں

یا

نادرا کے دفتر جا کر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا طریقہ کار
آپ اپنا کرونا وائرس ویکسین لگوانے کا سرٹیفکیٹ نادرا کے دفتر سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

(ذریعہ۔این سی او سی)

نوٹ۔اگر آپ نے دو خوراکوں والی ویکسین لگوائی ہے تو آپ ایک ویکسین کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کرونا وائرس ویکسین لگوانے کے لیے
رجسٹریشن کا طریقہ کار

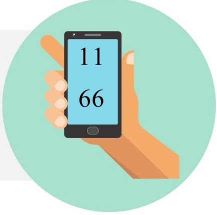

رجسٹریشن۔اپنا شناختی کارڈ نمبر کسی بھی موبائل نمبر سے (آپ کا اپنا موبائل نمبر ہونا ضروری نہیں) 1166 پر ایس ایم ایس کریں یا نمز کی ویب سائٹ پر خود کو رجسٹرڈ کروائیں۔

18 سال یا زائد عمر کے شہری۔رجسٹریشن کی تصدیق کے بعد اپنے اصلی شناختی کارڈ اور 1166 سے ایس ایم ایس پر موصول ہونے والے تصدیقی کوڈ کے ساتھ اپنے ضلع کے کسی بھی قریبی ویکسین مرکز جا کر ویکسین لگوائیں۔

عوام کی آواز

ڈیجیٹل تقسیم کیسے شہری مراکز سے دور طلباء کی تعلیم کو متاثر کر رہی ہے؟

عالمی وباء کے اس دور میں ہماری زندگیوں کے بہت سے حصے حقیقت سے ورچوئل ذرائع پر منتقل ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ زیادہ تر شعبے کامیابی سے ورچوئل ذرائع سے منسلک ہو گئے ہیں ایک شعبہ ایسا ہے جو بری طرح سے اس دوڑ میں پیچھے رہ گیا ہے وہ ہے تعلیم کا شعبہ، جسے پاکستان میں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔

چونکہ کووڈ-19 ایک غیر متوقع حقیقت بن کر سامنے آیا ایسے میں حکومتیں اور لوگ ایسی آفت کے پیدا کردہ چیلنجز کا سامنا کرنے کو تیار نہیں تھے۔ آن لائن تعلیم حاصل کرنے کے بہت سے فوائد جیسا کہ گھر میں محفوظ رہ کر پڑھنا اور ایسے اسباق تک بھی رسائی ہونا جو شاید ویسے پڑھنے سے رہ جاتے، یہ سمجھا جا رہا تھا کہ ای لرننگ مشکل وقت میں بچت کا ایک ذریعہ تھا۔ آخر کار یہ فیصلہ کیا گیا کہ آنے والے تعلیمی سال کے لیے بھی ورچوئل لرننگ کے طریقے سے تعلیمی سلسلہ برقرار رکھا جائے گا بلآخر پاکستان میں تعلیم کے شعبے کے مستقبل میں ایک قدم آگے جانے کے لیے اس فیصلے کو وزارتِ تعلیم اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی بھی تائید حاصل ہوئی۔

اب ایک طرف متوسط اور امیر طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبا و طالبات نے تو ورچوئل کلاس رومز کے اس ذریعے کے ساتھ خود کو کامیابی سے منسلک کر لیا اور بعض نے اس میں شاندار کارکردگی بھی دکھائی جبکہ دوسری طرف ایسے طلبا جن کی رسائی آن لائن لرننگ کے لیے درکار ضروری وسائل تک نہیں تھی ایک بند گلی میں پہنچ گئے۔ اب جب رکاوٹیں بڑھ رہی ہیں اور ان کے حل کے لیے وسائل کم ہیں تو عوام نے یہ سوچنا شروع کر دیا ہے کہ یہ پاکستان میں گہری ڈیجیٹل تقسیم کی واضح علامات ہیں۔

اگر ہم اس کو بہتری کے لحاظ سے دیکھیں تو بڑے پیمانے پر ہمیں بہتری نظر آتی ہے اور ڈیجیٹل تقسیم کی خلیج کو پر کرنے کے لیے اقدامات کمیونٹیز کی سطح پر کیے جا رہے ہیں، کمیونٹیز کی سطح پر کیے جانے والے اقدامات کی ایک مثال کم آمدن والے اور ٹیکنالوجی کے لحاظ سے پسماندہ علاقوں میں انٹرنیٹ کیفے اور گیمنگ زونز کا قیام ہے۔

ملک میں آن لائن تعلیم کا معیار آہستہ آہستہ بہتری کی جانب جا رہا ہے، اگرچہ ہر طالب علم تک آن لائن تعلیم حاصل کرنے کے لیے درکار وسائل پہنچانا ناممکن ہے تاہم طلبا کی سہولت کے لیے انتظامیہ کے افراد کوئی اجتماعی حل سوچ سکتے ہیں۔ مزید بر آں، جیسا کہ دیہات میں لوگوں نے ذمہ داری لی اور آن لائن لرننگ کے درکار وسائل آپس میں شئیر کیے، حکومت بھی ایسے علاقوں میں جہاں لوگوں کی آمدن کم ہے، درکار وسائل تقسیم کر سکتی ہے یا اوپن انٹرنیٹ سہولیات کے حامل کیفے وغیرہ کھول سکتی ہے۔ حکومت کی طرف سے کیے گئے دیگر اقدامات میں آن لائن لرننگ کے لیے ایک مخصوص ٹی وی چینل اور ریڈیو سکول متعارف کروانا ہے۔ ملک کے تمام شہریوں کو تعلیم کی سہولیات پہنچانے کے لیے حکومت کی طرف سے ترقی پسندانہ اقدامات کیے گئے جنہیں اب پائیداری کی ضرورت ہے۔

ملک میں ای لرننگ کا معیار بہتر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس شعبے کے بڑے شراکت دار اس میں اپنی دلچسپی دکھائیں، تعلیمی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیم تک سب کی رسائی کو اپنی ترجیح بنائیں اور کم آمدن یا دیہی پس منظر والے طلبا کے لیے تفریق کا عنصر کم سے کم پیدا ہونے دیں۔ طلبا سے زیادہ ٹیوشن فیس کے مطالبات، ان میں سالانہ اضافہ، انہیں ان مشکل حالات میں مالی معاونت فراہم نہ کرنا اور آن لائن لیکچرز کا حصہ نہ بننے پر طلباء سے وہ کورسز ڈراپ کرنے کے مطالبات بے حسی کی وہ مثالیں ہیں جو تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کی طرف سے طلبا کو برداشت کرنا پڑتی ہے۔ سکولوں اور یونیورسٹیوں پر حکومتی عملداری میں کمی اور نجی تعلیمی اداروں کو ایک حد تک ملنے والی خود مختاری سے طلبا کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے اور حکام اس کو بری طرح نظر انداز کر رہے ہیں۔ یہ تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ واقعی طلبا کی مدد کریں اور انہیں حقیقی معنوں میں ریلیف فراہم کریں۔

اب جبکہ پاکستان میں کووڈ-19 کی چوتھی لہر شدت اختیار کر رہی ہے حکام کو چاہیے کہ وہ آنے والے چیلنجز سے نمٹے اور پہلے سے مایوسی کا شکار طلبا کی مدد کے لیے خود تیار کر لیں کیونکہ ای لرننگ ہماری سوچ سے زیادہ دیر تک ہماری زندگیوں کا حصہ رہے گی۔ اگر بروقت درست اور منفرد اقدامات نہ کیے گئے تو ہزاروں کی تعداد میں طلبا کا مستقبل داؤ پر ہے۔ یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ کووڈ-19 کے باعث تعلیمی کارکردگی پر اثر انداز ہونے کی اضافی پریشانی کے ساتھ ساتھ طلبا کے ادارے کا تصور دم توڑ رہا ہے۔ پاکستان کے بچوں کے بلا تفریق بہتر مستقبل کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور تعلیمی ادارے مل کر کام کریں۔ انہیں موجودہ اور نئے سامنے آنے والے مسائل کا نوٹس لینا چاہیے اور تیز تر، موثر اور جامع اقدامات کرنے چاہئیں۔

کورونا وائرس سے متعلق اہم خبریں

خیبر پختونخوا کے سرکاری ملازمین کے لیے کرونا وائرس ویکسین لگوانا لازمی قرار

صوبے میں عوامی حوصلہ افزائی کے لیے خیبر پختونخوا کے سرکاری ملازمین کے لیے کرونا وائرس ویکسین لگوانا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جاری کی گئی ہدایات میں واضح کیا گیا ہے کہ ملازمین اپنے خاندان کے افراد کو بھی لازمی ویکسین لگوائیں۔ خیبر پختونخوا میں ملک کے دیگر حصوں کے مقابلے میں ویکسین لگوانے میں سب سے زیادہ ہچکچاہٹ دیکھنے میں آئی اور صوبے میں ویکسین لگوانے والوں کے اعداد و شمار بھی کم رہے تاہم جیسے جیسے ملک کے دیگر حصوں میں ویکسین کے عمل میں تیزی آئی، خیبر پختونخوا میں بھی صورتحال میں بہتری آئی۔ سرکاری ملازمین کے لیے لازمی ہے کہ وہ اپنے اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ویکسین لگوانے کے سرکاری سرٹیفکیٹس، جو نِمز کی ویب سائٹ پر جاری کیے جاتے ہیں، اپنے دفاتر میں جمع کروائیں۔

(ذریعہ۔ سما نیوز)

Photo credit: Visual News Associates / World Bank

کم آمدن والی خواتین پر کووڈ۔19 کے اثرات

عالمی وبا نے دنیا کی کثیر آبادی کی زندگی کے ہر حصے کو متاثر کیا ہے۔ اب جبکہ دنیا کے بہت سے لوگ اس عالمی وبا کے بعد سنبھل گئے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی بہتر کر لی ہے، پاکستان میں بہت سے لوگ اپنی سماجی معاشی حیثیت کی بنا پر دیگر کے مقابلے میں بدتر صورتحال سے نبرد آزما ہیں۔ اس میں ایک خاص گروپ خواتین کا ہے جن کو نہ صرف دوران حمل، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر مسائل کے لیے ملنے والی طبی امداد بند ہو گئی بلکہ ان کے گھروں میں کرونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کی وجہ سے بھی وہ زیرِ عتاب رہیں۔ چونکہ لاک ڈاؤنز، کاروباروں یا کمپنیوں کے حجم کم ہونے یا بند ہونے سے بے روزگاری میں ہوش ربا اضافہ ہوا ایسے میں اُن کے کوئی مالی وسائل دستیاب نہ ہونے سے ان کی کھانے، پانی اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیا تک ان کی رسائی متاثر ہوئی۔ ضروریات زندگی کی اشیا کی کمی کے ساتھ گھریلو تشدد، اپنے بچوں کے لیے عدم تحفظ کے احساس اور زندگی سے ہاتھ دھونے کے خطرے سے پہلے سے شدید پسماندگی دوچار خواتین کے لیے جسمانی، ذہنی اور جذباتی استحصال کا باعث بنا۔

(ذریعہ۔ پاپولیشن کونسل)

ضلع ہری پور میں خواتین رہنماؤں میں کووِڈ۔19 کے خلاف مدافعت کا قیام۔

پراجیکٹ اپڈیٹس

کمیونٹی آگاہی سیشن

جولائی کے مہینے میں 856 شرکاء کے ساتھ 28 کمیونٹی آگاہی سیشن منعقد کیے گئے۔

تعلیمی اداروں میں آگاہی سیشن

جولائی کے مہینے میں 11 مختلف تعلیمی اداروں میں آگاہی سیشن منعقد کیے گئے جس میں کل 389 طلباء نے شرکت کی۔